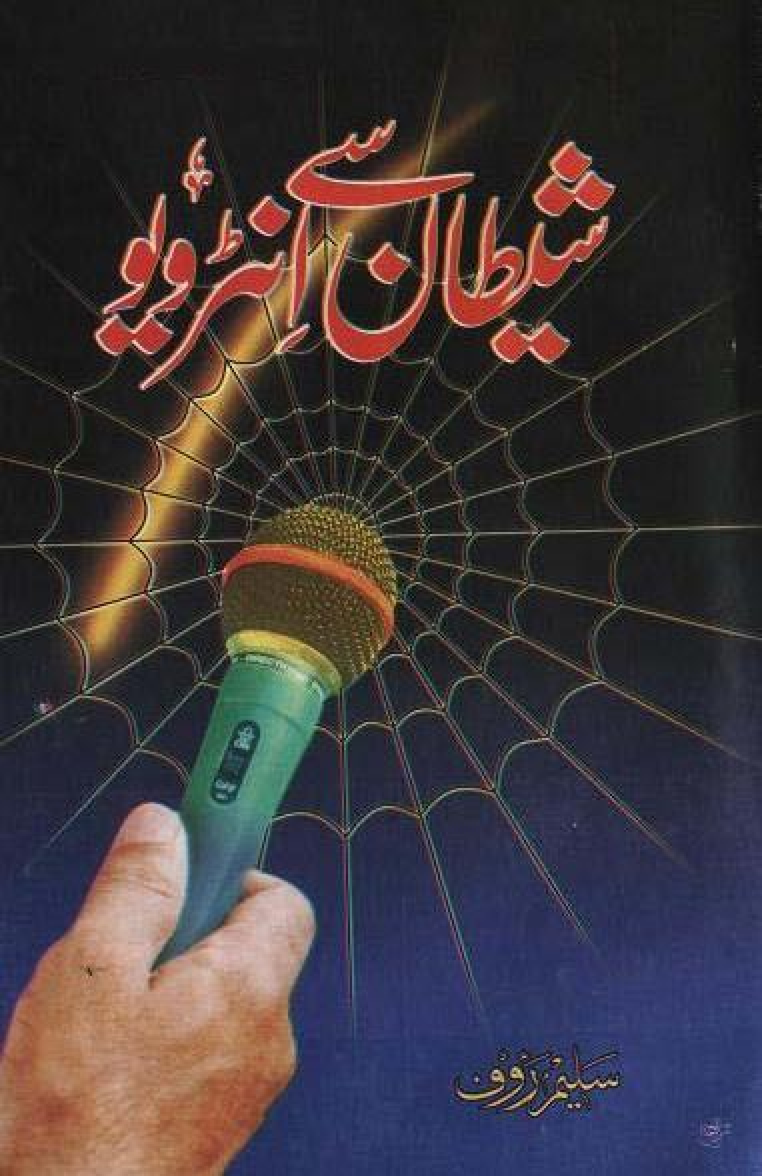
شیطان سے انٹرویو
سلیم رؤف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

(اگر ابلیس سے انٹرویو ممکن ہوتا تو میرے ہر سوال پر اس کا جواب کچھ اس طرح ہوتا)

شیطان سے انٹرویو

س: تمہارا نام؟

ش: ابلیس! (پیار سے لوگ مجھے اور اپنے بچوں کو شیطان کہتے ہیں)

س: اس سے پہلے کہ سوالات کا سلسلہ شروع ہو، ایک چھوٹی سی بات! اکثر بہن بھائیوں کو شکایت ہے کہ وہ اعوذ باللہ بھی پڑھتے ہیں مگر تم جاتے نہیں۔

ش: کمال ہے! تم کہتے ہو میں جاتا نہیں، میں کہتا ہوں میں آتا ہی نہیں۔

س: دیکھ لو! انٹرویو سے پہلے تم کہہ رہے تھے کہ تمہارے پاس وقت کم ہے اور مقابلہ سخت، اب خود ہی ہنسی مذاق میں وقت ضائع کر رہے ہو۔

ش: مذاق کرنا تو جاہلوں کا کام ہے، شاید تم پوری طرح سمجھ نہیں پائے، تم نے کہا اعوذ باللہ پڑھنے سے میں جاتا نہیں، میں نے جواب دیا میں آتا نہیں۔ لو سنو! ابھی سمجھائے دیتا ہوں۔ تم نے کسی امیدوار کو انتخابی مہم کے دوران ووٹ مانگتے تو دیکھا ہوگا کہ الیکشن تو تمہارے ہاں ہر روز کا ڈرامہ ہے۔ امیدوار صاحب ٹی پارٹی (Tea Party) کے چند ممبروں کو ساتھ لے کر گھر گھر ووٹ مانگتے پھرتے ہیں۔ جونہی ایک ساتھی کسی گھر کی گھنٹی بجانے لگے، امیدوار صاحب فوراً چونکے "اوں ھوں! گھنٹی نہ بجانا، وقت ضائع نہ کرو، ادھر جانے کی ضرورت نہیں، یہ اپنا ہی آدمی ہے"۔

"بھولے بادشاہو! اسی طرح تم بھی اپنے ہی آدمی ہو"

س: پہلا سوال! کیا تم بتانا پسند کرو گے تم مردود کیوں قرار پائے اور یہ بدبختی تمہارے حصے کیسے آئی؟ تمہارا پچھلا ریکارڈ دیکھتے ہوئے امید تو نہیں مگر ہو سکے تو پورا واقعہ سچ سنانا۔

ش: جاؤ! آج تم سے وعدہ کرتا ہوں جو کہوں گا سچ کہوں گا، سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گا اور یہ جملہ پہلی دفعہ میری زبان سے ادا ہو رہا ہے، ورنہ عدالتوں میں اکثر میرے ساتھی ہاتھوں میں قرآن پکڑ کر روزانہ اس جملے کا ورد کرتے ہیں۔ مگر تمہاری یہ بات سن کر حیران ہو رہا ہوں کہ پورا واقعہ سچ سنانا، شکل و صورت سے تم پڑھے لکھے نظر آتے ہو مگر لگتا ہے میری ہی کسی برانچ کے تعلیم یافتہ ہو۔ یہ بتاؤ! کیا اللہ سے بڑھ کر کسی کی بات سچی ہو سکتی ہے؟

س: نہیں!

ش: جھوٹ بولتے ہو، اگر تمہیں یقین ہوتا کہ سب سے سچی بات اللہ کی ہے تو ایسا سوال کرنے کی جرات نہ کرتے۔ بیوقوف! اللہ نے آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے کائنات کی سب سے سچی زبان، زبانِ محمد ﷺ کے ذریعے پورا واقعہ حرف بحرف سنا دیا تھا۔ جو تم میں سے ہر گھر آج بھی ویسا ہی لکھا ہوا موجود ہے۔ افسوس! آج تک تمہیں فرصت ہی نہ مل سکی کہ تم اس کتاب کو کھول کر دیکھ سکو، بلکہ میرے ہی کہنے کے مطابق تم نے اسے خوبصورت، چمکیلے اور معطر غلاف میں لپیٹ کر اتنی اونچی جگہ رکھ دیا کہ جہاں کسی بڑے کا ہاتھ بھی نہیں پہنچا اور اگر کسی کے گھر اتنی اونچی جگہ نہ ہو اور وہ کسی توحید گی پر اسے کھول کر دیکھ ہی لے تو اس بے چارے کو کچھ سمجھ نہیں ہوتی کہ اس میں لکھا کیا ہے۔ ماشاء اللہ عقیدت ہو تو ایسی۔ ماتم کرو اپنی حالت پر کہ واقعہ قرآن کا اور سنا میں رہا ہوں۔ گھبراؤ مت! ترجمہ سناؤں گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ جب میں اسے بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو سب اس کو سجدہ کرنا۔ سب نے سجدہ کیا سوائے میرے، میں نے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کیوں تو نے سجدہ نہ کیا؟ جبکہ میں نے تجھے حکم دیا۔ میں نے کہا میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ نکل جا یہاں سے بے شک تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔ میں نے کہا مجھے بھی قیامت تک مہلت چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا جا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ میں نے کہا میں بھی لوگوں کو تیرے سیدھے راستے سے گمراہ کرنے کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور ان کی تاک میں بیٹھوں گا اور انہیں بہکانے کے لئے ان کے پاس آؤں گا، ان کے آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا جس کسی نے تیری پیروی کی تو یقیناً تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

یہ تھی اصل صورتحال! اب تمہیں پتہ چل گیا کہ میں مردود کیوں ٹھہرا؟ مجھے لعنتی اور مردود کہنے والو! دوسروں کی آنکھ میں پڑا تنکا بھی تمہیں نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ میں پڑا شہتیر نظر نہیں آتا، کبھی اپنے کرتوتوں پر غور کیا تم نے؟ میں نے تو اللہ کے حکم پر ایک سجدہ نہ کیا تو مجھے شیطان اور لعنتی قرار دے دیا گیا مگر تمہیں تو اللہ ہر روز پانچ مرتبہ سجدے کے لئے بلاتا ہے مگر تم روزانہ پانچوں مرتبہ انکار کر دیتے ہو، کیا تم مجھ سے بڑے شیطان نہ ہوئے؟ اور بتاؤ! قیامت کے دن تم کتنے بڑے لعنتی قرار پاؤ گے۔

عقل کے اندھو! میں نے اللہ کو چیلنج کیا کہ تمہیں چھوڑوں گا نہیں اور اپنے ساتھ جہنم میں لے کر جاؤں گا۔ یہ قدر کی تم نے اللہ کی کہ اس چیلنج میں میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور مجھے سچا ثابت کرنے میں ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہے ہو۔ تمہاری زبان تو گواہی نہیں دیتی مگر تمہاری منافقانہ حرکتیں بتاتی ہیں کہ اس وقت میں حق پر تھا۔ تمہارے ہی متعلق اللہ نے قرآن میں لکھا ہے کہ "تم لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا"۔ ذرا اپنی شکلیں اور اپنے کرتوت دیکھو! کیا اس طرح کے ہوتے ہیں اللہ کے نائب؟

س: تم تو دوسروں کو غصہ دلاتے ہو اور آج خود غصے سے کانپ رہے ہو، لو پانی پیو، ابھی تو بہت سے سوالات باقی ہیں۔ میرا اگلا سوال! ہمارے پیارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کے پاک فرمان کے مطابق رمضان میں تمہیں قید کر دیا جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گا، کیا تم دوران قید بھی کوئی داؤ چلانے کی کوشش کرتے ہو؟

ش: واہ! مزہ آ گیا، بڑا دلچسپ سوال کیا تم نے، اس میں شک نہیں کہ رمضان میں واقعی مجھے قید کر دیا جاتا ہے مگر (ہنستے ہوئے) تم لوگ تو قید نہیں ہوتے۔ تم جیسے مہربانوں کے آزاد پھرنے سے رمضان میں بھی میرا کاروبار چلتا رہتا ہے اور اگر بالکل بند بھی ہو جائے تو کوئی پرواہ نہیں، بس عید کا چاند نظر آنے کی دیر ہوتی ہے، پورے رمضان کی کسر صرف ایک رات میں نکال لیتا ہوں۔ مثال کے طور پر پورا رمضان روزے رکھنے والی "نیک پروین" جب

چاند رات شوخ میک اپ، کھلے سینے اور لہراتے ہوئے بالوں کے ساتھ بازار جا کر چوڑی گر (اصل میں وہ چوڑی گر کے دوست ہوتے ہیں جو پورا سال اس موقع کی تاڑ میں رہتے ہیں) کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتی ہے تو تمہارے گمان میں بھی نہ ہوگا کہ اللہ اس وقت کتنا غضبناک ہوتا ہے اور میں! میں اس وقت خوشی سے جھوم رہا ہوتا ہوں۔ واہ! کیا عجب سماں ہوتا ہے اس وقت، آنکھوں سے زنا، ہاتھوں سے زنا، کانوں سے زنا، زبان سے زنا اور پاس ہی ان عورتوں کے شوہر، باپ یا بھائی، کھڑے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ عجیب الٹی کھوپڑی کے مالک ہو تم لوگ، اگر چوڑی گر کے علاوہ کوئی اس طرح بھرے بازار میں تمہاری بہن، بیوی یا بیٹی کا ہاتھ پکڑ لے تو فائرنگ شروع، بازار بند، لاشوں کے ڈھیر، ہڑتال۔ مگر اس وقت تمہاری غیرت پتہ نہیں کہاں گئی ہوتی ہے؟

پھر چاند رات ہر گھر، گلی، محلے اور بازار میں انڈین گانوں کی گونج، کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ گلیوں اور بازاروں میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کی گہما گہمی دیکھ کر بے اختیار مجھے ہنسی آ جاتی ہے کہ دیکھو ان قرآن وحدیث کے جھوٹے دعویداروں کو۔ کیا قرآن نہیں کہتا کہ میں تمہارا کھلم کھلا دشمن ہوں؟ کیا حدیث میں تمہارے نبی ﷺ کا فرمان نہیں کہ رمضان میں مجھے قید کر دیا جاتا ہے؟ پھر چاند رات تمہارا اس طرح جشن منانا۔ احمقو! جب دشمن قید سے آزاد ہوتا ہے تو اس طرح گانے لگا کر خوشیاں مناتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے مجھے دشمن سمجھا ہی کب تھا؟ میری رہائی پر تمہاری خوشی اور استقبال، یہ سب کچھ ثابت کرتا ہے کہ تم مجھ سے کتنی والہانہ عقیدت رکھتے ہو۔ بہر حال تم لوگوں نے اب تک میرا بہت ساتھ دیا اور اللہ نے چاہا تو ہمارا یہ ساتھ جہنم میں بھی برقرار رہے گا۔

س: اللہ جانے لوگ تمہاری دوستی پر کیسے یقین کر لیتے ہیں؟ تمہارے تو ایک ایک لفظ سے انسان دشمنی کی بو آ رہی ہے۔ جی تو نہیں چاہتا کہ تم سے مزید کوئی سوال کروں مگر......... یہ بتاؤ کوئی ایسا واقعہ جہاں تمہیں بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اور تمہارا ہر حربہ ناکام ہو گیا؟

ش: بڑا تکلیف دہ سوال ہے! یہ اس وقت کی بات ہے جب ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں دکھلایا کہ وہ اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں۔ مجھے پہلے ہی وہ بات بڑی چبھتی تھی جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بھی بیان فرما دی کہ "ابراہیم کو جن باتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آزمایا، اس نے سب کی سب پوری کر کے دکھائیں"۔ ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا۔ بیٹا! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، تمہاری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا، اے ابا جان! وہی کیجئے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ضرور صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ دونوں باپ بیٹا تڑکے تڑکے گھر سے روانہ ہو گئے۔ بیٹا! اپنی جوانی، اپنا حسن، اپنی امیدوں اور امنگوں کی دنیا قربان کرنے کے لئے خوشی خوشی جا رہا تھا اور باپ اپنی سو سالہ دعاؤں کا پھل، اپنے لخت جگر اور نور نظر کو قربان کرنے جا رہا تھا۔ دونوں بڑے خوش اور بے حد مسرور تھے۔

میں نے سوچا آج تک ابراہیم نے مجھے ہر قدم پر تکلیف پہنچائی۔ اگر آج اس کا بنا بنایا کھیل نہ بگاڑ دوں تو میرا نام ابلیس نہیں۔ میں دوڑتا ہوا ان کے گھر پہنچا، حضرت ہاجرہ تشریف فرما تھیں۔ پوچھا میاں جی کہاں ہیں اور ننھا اسماعیل نظر نہیں آ رہا۔ ہاجرہ نے بتایا کہ دونوں باپ بیٹا سیر و تفریح کے لئے گئے ہیں۔ میں نے کہا نہیں! تم دھوکے میں ہو۔ ابراہیم آج تیرے بچے کو ذبح کرنے گیا ہے۔ دوڑو اور فوراً اپنے بچے کو بازو سے پکڑ لو۔ ورنہ چند لمحوں بعد تم اس کی لاش پر بین کر رہی ہو گی۔ کہنے لگی " کبھی باپ بھی اپنے بیٹے کو قتل کرتا ہے اور ابراہیم علیہ السلام کو تو اپنے بیٹے سے بڑا پیار ہے۔ تم جھوٹ بک رہے ہو نکلو یہاں سے"۔ میں نے کہا بھولی بی بیٹھی ہو، وہ آج ضرور تیرے بچے کو ذبح کر دے گا۔ اس لیے کہ اللہ نے اسے حکم دیا ہے۔ یہ سنتے ہی ہاجرہ نے کہا "اگر اللہ کا حکم ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، یہ تو ایک اسماعیل ہے اگر ہزار اسماعیل ہوں، تب بھی اس کے ایک اشارے پر قربان کر دوں"۔ ماں کا دل بڑا نرم ہوتا ہے۔ یہاں مجھے اپنی کامیابی کی سو فیصد امید تھی لیکن منہ کی کھائی، میں نے ہمت نہ ہاری۔ دوڑتا ہوا اسماعیل کے پاس پہنچا۔ وہاں سے بھی اسی قسم کا جواب ملا۔ ہمت کر کے آخری وار آزمانے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا کر الجھ پڑا اور کہا اتنے عقلمند ہو کر بچے کو ذبح کرنے چلے ہو، یہ کہاں کی ہوشمندی ہے؟ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے اور سینکڑوں طریقے ہیں، بڑھاپے میں ایک بچہ ملا، وہ بھی اتنا حسین کہ جسے دیکھ کر چاند شرمائے، اس کو ذبح کرنے چلے ہو، تمہارا تو نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا، نسل ختم ہو جائے گی، خاندان مٹ جائے گا اور یہ جو خواب

کی رٹ لگا رکھی ہے، یہ شیطانی وسوسہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ نے یہ حکم دینا ہوتا تو جبرئیل کو بھیجتا۔ ابراہیم نے زمین سے پتھر اٹھایا اور مجھے دے مارا۔ تین دفعہ ایسا کیا۔ میری آنکھیں کھل گئیں اور پتہ چل گیا کہ آج اللہ کے کسی بندے سے واسطہ پڑا ہے۔

اب اسی واقعہ کی سنت کے طور پر تم لوگ اتنے مہنگے اور کئی جانور قربان کرتے ہو۔ مگر میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تمہارا ان قربانیوں کے پیچھے کیا جذبہ کارفرما ہوتا ہے۔ پرلے درجے کے ریاکار ہو تم لوگ، اگر نہیں! تو رشوت لینا، گالیاں بکنا، جھوٹ بولنا، گانے سننا، ڈرامے اور فلمیں دیکھنا، چغلی کھانا، سگریٹ پینا، سارا سارا دن تاش اور شطرنج کھیلنا، کرو اعلان کہ آج سے تم نے اللہ کی خاطر اپنی یہ عادتیں بھی قربان کیں، ایسا نہیں کرتے! اور جانور اس لئے قربان کرتے ہو کہ اس میں پبلسٹی ہوتی ہے۔

س: چلتے چلتے تم سے ذرا عمر کے بارے پوچھتا چلوں؟

ش: بس بھئی بس! میں جا رہا ہوں، بابا! مجھے تو ان سے بہت ڈر لگتا ہے۔

س: ارے! جا کہاں رہے ہو، سنو تو سہی، کس سے ڈر لگتا ہے؟

ش: عمر رضی اللہ عنہ سے۔

س: پاگل ہو گئے ہو، میں تو تمہاری عمر کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

ش: اچھا! میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ میں سمجھا شاید عمر رضی اللہ عنہ کی بات کرنے لگے ہو۔ اللہ کی قسم! مجھے تو ان کے سائے سے بھی ڈر لگتا ہے۔ یقین کرو جس راستے سے عمرؓ آتے، میں وہ راستہ تبدیل کر لیتا، اتنی دہشت تھی ان کی۔ آہ! ایک وہ شخصیت تھی کہ جس کے تقویٰ اور قوت ایمانی سے ڈرتے ہوئے میں راستہ بدل لیتا تھا اور ایک تم ہو کہ بے حیائی میں اتنے دور نکل گئے ہو کہ اب تمہیں دیکھ کر میں شرم سے راستہ تبدیل کر لیتا ہوں، رہا میری عمر کے متعلق سوال، تو کیا تم اور تمہاری بیویاں اپنی مبارک عمر بتاتے ہو جو میں بتاؤں؟ ہاں! عمر کے بارے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ مجھے وہ تمام کام پسند ہیں جو تمہیں جوانی میں پسند ہوتے ہیں۔ کوئی اور سوال ہو تو بھائی! ذرا جلدی پوچھ لو۔

س: زبان کو لگام دو، خبردار! جو مجھے بھائی کہا۔

ش: کیا کوئی غلط بات کہہ دی جو اس طرح آپے سے باہر ہو رہے ہو؟ میں نے تو قرآن کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق بات کی ہے۔شب معراج اور شب برات کے موقع پر جب اپنے بچوں کو سینکڑوں کے حساب سے پھلجھڑیاں، ہوائیاں اور پٹاخے لا کر دیتے ہو، بسنت کے موقع پر ہزاروں کی ڈور اور پتنگیں، شادی کے موقع پر بینڈ باجے، آتش بازی، چراغاں، مہندی کی رسم اور ویڈیو فلم وغیرہ، جاؤ! جا کر سورت بنی اسرائیل کی آیت نمبر 27 دیکھ لو اللہ خود تمہیں میرا بھائی قرار دیتا ہے۔اگر میرے منہ سے نکل گیا تو کونسی آفت آ گئی؟

س: اچھا! یہ بتاؤ کہ تم عام طور پر ملتے کہاں ہو؟

ش: بڑا سادہ سا ایڈریس ہے۔مسجدوں، مدرسوں اور نیک مجالس کے باہر، دلیل کے طور پر اپنی مساجد کی حاضری دیکھ لو، اور رہا درس قرآن، وہ تو ویسے ہی آہستہ آہستہ ختم ہوتا جا رہا ہے۔اتفاق سے جہاں ہوتا ہے وہاں اتنے اشتہارات، بینر اور بار بار اعلانات کے باوجود گنتی کے چند بوڑھے افراد میری موجودگی کی دلیل ہیں۔

س: عجیب بات ہے! تمہیں تو کسی سینما گھر یا تھیٹر کے باہر ہونا چاہئے تھا۔

ش: تم تو پڑھے لکھے بے وقوف ہو۔مجھے کیا پاگل کتے نے کاٹا ہے یا میں تمہاری طرح اتنا فارغ ہوں کہ سینما گھر کے باہر بیٹھا مکھیاں مارتا رہوں۔میرا تو صرف اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ تمہیں اشارہ کروں کہ فلاں سینما میں بڑے فحش مناظر دکھائے جاتے ہیں، ضرور چلنا چاہئے۔سمجھو! تم وہاں مجھ سے پہلے موجود ہوتے ہو۔پھر پانچ سات سو افراد اندر اور دروازے بند۔اب بتاؤ! میرا وہاں کیا کام؟

س: تم سے یہ پوچھنا یاد نہیں رہا کہ تمہاری خوراک کیا ہے، یعنی کھاتے کیا ہو؟

ش: بس تم جیسے دوستوں کی مہربانی ہے۔مرغ کا گوشت، بکرے کا گوشت، تکے کباب، مچھلی، بریانی، سری پائے، ہریسہ وغیرہ۔"چنگا چوکھا" کھانے کو مل جاتا ہے۔

س: عجیب بات ہے کہاں سے خریدتے ہو یہ سب کچھ؟

ش: تمہارے ہوتے مجھے کیا پڑی کہ پیسے ضائع کروں۔جب تم سامنے پڑے مختلف قسم کے کھانے بغیر بسم اللہ پڑھے کھاتے ہو تو ایک ایک لقمہ میرے پیٹ میں جا رہا ہوتا ہے۔

س: اس بات کی کوئی دلیل؟

ش: شرم آنی چاہئے تمہیں! اپنے نبی ﷺ کے فرمان کے بعد بھی دلیل مانگتے ہو۔پھر بھی تسلی

نہ ہو تو ابھی سمجھائے دیتا ہوں۔اتنی مرغن غذائیں کھانے کے باوجود تمہارے جسموں میں رتی بھر طاقت نہیں، اگر تم خود کھاتے تو تم میں ہمت نہ ہوتی؟

س: ایسا گناہ جس کے بارے میں تمہاری شدید خواہش ہو کہ بہت زیادہ لوگ ملوث ہوں؟

ش: گناہ چھوٹا ہو یا بڑا، میں تو کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔البتہ شرک ایک ایسا گناہ ہے کہ جس کے بعد میں اس شخص سے مطمئن ہو جاتا ہوں کہ اب میری محنت ضائع جانے کا کوئی امکان نہیں کیونکہ باقی گناہوں پر محنت رائیگاں جانے کا اندیشہ ہوتا ہے کہ اللہ جس کے چاہے جتنے چاہے گناہ معاف کر دے، مگر شرک ایک ایسا گناہ ہے جو معاف نہیں ہوگا اور یہی تو میری اصل کمائی ہے۔ایک دلچسپ بات بتاؤں! شرک تو بہت بڑی بات ہے۔جب تمہارے بچے سکول میں کورس کی شکل میں پڑھتے ہیں، سن ڈے، مون ڈے، ٹیوز ڈے یا مئی، جون، جولائی۔میرا کلیجہ تو اسی سے ہی ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

س: اس میں خوشی کی کونسی بات ہے؟ یہ تو عام دنوں اور مہینوں کے نام ہیں۔

ش: جی ہاں! دنوں اور مہینوں کے نام ہیں مگر وضاحت سنو گے تو میری خوشی کی وجہ سمجھ جاؤ گے۔دھیان سے سننا اور اگر ہو سکے تو اپنے بچوں کو بھی بتا دینا۔سن ڈے (سورج دیوتا کا دن) مون ڈے (چاند دیوتا کا دن) ٹیوز ڈے (جنگ کے دیوتا ٹیو کا دن) تھارس ڈے (بادلوں کی گرج کے دیوتا تھار کا دن) فرائی ڈے (محبت کی دیوی فرائیگا کا دن) یا جیسے مئی (رومن دیوتا مَیا) جون (شادی کی دیوی جونو) جولائی (رومی شہنشاہ جولیس) یہ تمام دنوں اور مہینوں کے نام دیوی اور دیوتاؤں کے نام پر ہیں اور یہ وہ دن اور مہینے ہیں کہ جن میں ان کی پوجا ہوتی تھی۔اب بتاؤ! میرے لئے خوشی کا مقام ہے یا نہیں؟

س: آج کل کمرشل ازم کا دور ہے اور ہر کوئی اپنے کام میں نت نئی تبدیلیاں لاتا ہے، کیا تم بھی اپنے کام میں کوئی جدت پیدا کرتے ہو؟

ش: بڑے ہوشیار بنتے ہو، آہستہ آہستہ میرے سارے داؤ پیچ جاننا چاہتے ہو۔بعض باتیں بتانے سے کاروبار مندا پڑ جاتا ہے لیکن تمہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے میرے بہت سے حربوں سے آگاہ کیا اور تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے اب میرے بتانے سے اپنا کیا بچاؤ کرو گے؟ تم بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھے ہو اور میں ہمہ تن مصروف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ کوئی جانے نہ پائے۔ وقت کم ہے صرف ایک ہی طریقہ واردات کا ذکر کروں گا۔

پہلے لوگ قالینوں یا میز کرسیوں پر بیٹھ کر تاش کھیلتے تھے مگر بعض نادان دوستوں نے بازاروں میں بیٹھ کر کھیلنا شروع کر دیا۔ جسے ہر کوئی معیوب سمجھنے لگا اور عام آدمی میرے قابو سے باہر ہونے لگا۔ اب میں نے بہت جدید اور محفوظ طریقہ استعمال کیا ہے۔ جناب! یہ کیا ہو رہا ہے؟ جی یہ کرکٹ میچ ہو رہا ہے۔ ایک لاکھ کے قریب مجمع اور شاید ہی کوئی "بیوقوف" ایسا ہو جس نے جوئے پر رقم نہ لگا رکھی ہو۔ دیکھ لو! ایک تیر سے کتنے شکار کرتا ہوں۔ پہلے ڈش سے میں بدکاری، فحاشی اور بے پردگی جیسے کام لیتا تھا مگر اب جوئے میں بہت کام دے رہی ہے۔ میچ انگلینڈ میں اور جوا پاکستان کے گلی محلوں میں ہو رہا ہوتا ہے اور اگر پاکستان اور شارجہ میں ہو تو موجیں ہی موجیں، پھر جوئے کے علاوہ تقریباً ایک لاکھ افراد کو نماز جمعہ سے روکے رکھتا ہوں۔ عصر بھی گئی، مغرب اسٹیڈیم سے باہر نکلتے ہوئے، عشاء تھکاوٹ کی وجہ سے اور فجر کو جاگ نہ آ سکی۔ بڑے بڑے پکے نمازی میچ کی وجہ سے میرے قابو میں آ جاتے ہیں۔ یقین کرو مجھے اس وقت بہت ڈر لگتا ہے کہ سٹیڈیم پر کہیں آگ نہ برسنی شروع ہو جائے کہ اُدھر خطبہ جمعہ ہو رہا ہے اور اِدھر ایک لاکھ کے قریب "کلمہ گو مسلمانوں" کا جم غفیر گانے، نعرے، چھن چھن اور شور شرابے میں مصروف ہے۔

س: بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہے ہو، خیر تو ہے؟

ش: تم نے راڈو پہنی ہوتی ہے لوگوں کو دکھانے کے لئے جبکہ گھڑی کا صحیح استعمال تو میں کرتا ہوں، میرا ایک ایک سیکنڈ قیمتی ہوتا ہے۔ تمہارا کیا ہے تم جہاں مداری لگی دیکھتے ہو گھنٹوں وہیں کھڑے رہتے ہو۔

س: بس آخری سوال! کونسے ایسے مواقع ہیں جہاں تم سے بچنا انتہائی مشکل ہوتا ہے؟

ش: ویسے تو ہر جگہ یکساں محنت کرتا ہوں مگر چند مواقع ایسے ہیں، کوئی کوئی مائی کا لال بچتا ہے۔

○ جب کوئی غیر محرم مرد اور عورت اکیلے ہوں تو اس وقت تیسرا میں ہوتا ہوں، اس وقت میرے شکنجے سے بچنا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ پہلے ایسے مواقع پیدا کرنے کے لئے بہت محنت کرنا پڑتی تھی مگر اب تو ماشاءاللہ ....۔

○ جب کوئی غصے میں ہو تو اس کی رگوں میں خون کی جگہ میں دوڑ رہا ہوتا ہوں۔

پانچ دس روپے کی خاطر قتل جیسا گھناؤنا جرم کروا دیتا ہوں۔ غصہ دلانے کے لئے بھی پہلے بہت محنت کرنا پڑتی تھی، لوگ ٹھنڈے تھے مگر اب جسے دیکھو کاٹنے کو دوڑتا ہے اور جو جتنا زیادہ گرم ہو، اتنا ہی زیادہ "پہنچا ہوا" مشہور ہوتا ہے۔ اس گناہ میں بڑے بڑے صاحب علم میرے قابو آ جاتے ہیں۔ جن پر لوگ تنقید کرنے کی بجائے ہنس کر کہہ دیتے ہیں، دراصل علم بڑا گرم ہوتا ہے۔ پھر تم میں سے کئی ایسے بھی ہیں جو غصے میں پاگل ہونے کی بجائے "سیانے" ہو جاتے ہیں۔ انہیں جب بھی غصہ آتا ہے کمزور پر ہی آتا ہے۔

○ جب کوئی اللہ کی راہ میں دینے لگے تو پیار سے کہتا ہوں کہ اچھے بھلے سیانے آدمی ہو، تمہیں خود پیسوں کی سخت ضرورت ہے۔ کاروبار سے پیسے نکالو گے تو کاروبار کے پلے کیا رہ جائے؟ پہلے ہی کام ٹھپ ہیں۔ انہی پیسوں سے بیوی کیلئے کوئی لاکٹ خرید کر لے جاؤ، خوش ہو جائے گی۔ رنگین ٹی وی، وی سی آر، ڈش، پہلے گھر کے یہ لوازمات تو پورے کر لو، دوسروں کے بچے گاڑیوں میں سکول جاتے ہیں اور تمہارے سائیکل پر، پھر بھی اگر باز نہ آئے تو میں کہتا ہوں، اچھا! نماز ختم ہوگی تو سب کے سامنے امام صاحب کو دینا۔

○ جونہی کسی نے جہاد پر جانے کا ارادہ کیا، میں فوراً افسوس کرنے پہنچ جاتا ہوں، نیکیاں تو تم پہلے بھی کرتے ہو، اتنا مشکل ثواب حاصل کرنے کی کیا ضرورت کہ جان چلی جائے؟ اتنا وسیع کاروبار کون سنبھالے گا، بیوی بیوہ ہو جائے گی، بچے یتیم ہو جائیں گے، گرمی بہت ہے، سردی بہت ہے، کاروباری سیزن ہے، ابھی تم نے دیکھا ہی کیا ہے؟

○ جب کوئی داڑھی رکھنے کی نیت کرے تو فوراً ہمدردی جتانے پہنچ جاتا ہوں۔ یہ کیا! بھلا کوئی عمر ہے داڑھی رکھنے کی، کیا شادی کروانے کا موڈ نہیں؟ تمہیں تو کوئی لڑکی دینا پسند نہیں کرے گا۔ ان وسوسوں سے اگر بچ جائے تو پھر گھر والوں کے ذریعے زور ڈالتا ہوں کہ میں تیرا باپ نہیں یا میں تیری ماں نہیں اگر تو شیو نہ کرائے۔ یہ تو تھا کنوارے نوجوان کا معاملہ، رہا شادی شدہ تو اسے بڑے پیار سے سمجھاتا ہوں کہ اللہ کے بندے عجیب کام کرنے لگے ہو، کیا تم پسند کرو گے کہ تمھاری بیوی جوان نظر آئے اور تم بوڑھے۔ بال کالے ہوتے تو چلو ٹھیک تھا مگر اب تو کافی سفید ہو گئے ہیں۔ بابا لگو گے بابا، خاندان کی نوجوان لڑکیاں چاچا جی کہنا شروع کر دیں گی، شکل و صورت سے تم پہلے ہی پورے ہو۔

4

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورتی میں فرق پڑ جائے گا اور یہ بات چاہے جوان ہو یا بوڑھا، دونوں کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنے کو جی تو بہت چاہتا ہے مگر اس سے خوبصورتی میں فرق پڑ جاتا ہے، بندہ خوبصورت نہیں لگتا۔ دیکھو! میں نے تمھارے ہر سوال کا جواب دیا اب ایک بات کا جواب تم بھی دو۔ یہ بتاؤ کہ کائنات کی سب سے خوبصورت ترین ہستی کون سی ہے؟

س: نبی اکرم حضرت محمد ﷺ۔

ش: افسوس ہے تمہارے دو نمبر اُمتی ہونے پر، ایمانداری سے بتانا! کیا ان کی داڑھی نہیں تھی؟

اجازت چاہنے سے پہلے اگر برا محسوس نہ کرو تو ایک بات پوچھ لوں۔ تمہارا مجھ سے انٹرویو لینے کا مقصد میری سمجھ میں نہیں آ سکا، اگر تمہارا مقصد یہ ہے کہ تم اسے چھپوا کر گھر گھر تقسیم کرو، تا کہ لوگ میرے حملوں سے بچ سکیں تو یاد رکھنا اگر ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔ کم از کم تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور ایسا جال بُنوں گا کہ نکلنا مشکل ہو جائے گا۔

س: اے دشمنِ جان و ایمان! ایک سیکنڈ سے پہلے اپنے ناپاک وجود سے خالی کر دو یہ کمرہ اور جاؤ! جتنا جی چاہے زور لگالو، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اب میں پورا دھیان رکھوں گا۔

ش: دھیان کیسے رکھو گے، تم کونسا مجھے دیکھ سکتے ہو؟

س: اگر میں تم کو نہیں دیکھ سکتا تو تم بھی کان کھول کر سن لو، میں بھی اپنے آپ کو اس ذات کے سپرد کرتا ہوں، جس کو تم نہیں دیکھ سکتے۔

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ○ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○ (المومنون)

اے رب میں شیطانوں کی چھیڑ چھاڑ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آ ئیں۔

جُملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

اس دینی اور اصلاحی لٹریچر کو گھر گھر پہنچانے کیلئے صاحب استطاعت 275 روپے فی سینکڑہ (علاوہ ڈاک خرچ) کے حساب سے منی آرڈر یا ڈرافٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

صفہ اسلامک سنٹر ، منیر چوک گوجرانوالہ Ph:733186

Fax:733187 E-Mail:suffah@hotmail.com

تمام کتابچے ایک جلد میں اور ان کے آڈیو کیسٹ دستیاب ہیں

"رسول اللہ ﷺ کا ایک صحابی ایک پہاڑی گھاٹی کے قریب سے گذرا، جس میں شیریں پانی کا ایک چشمہ تھا جو اپنی خوشگواری کی وجہ سے اسے بہت پسند آیا۔ اس نے سوچ کہ کاش! میں لوگوں سے علیحدہ ہو کر اس گھاٹی میں مقیم ہو جاؤں۔ لیکن میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت لیے بغیر ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس خواہش کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو کیونکہ تم میں سے کسی شخص کا اللہ کی راہ میں (کچھ دیر) ٹھہرنا گھر کی ستر (۷۰) سالہ نمازوں سے زیادہ افضل ہے۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کر دے؟ اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ جس نے اللہ کی راہ میں اونٹنی کے دودھ دوہنے میں وقفہ کی مقدار کے برابر قتال کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔"

صحیح الترمذی، أبواب فضائل الجهاد، باب الغُدُوّ و الرَّواح فی سبیل الله عزوجل، الحدیث: ۱۲۴۸

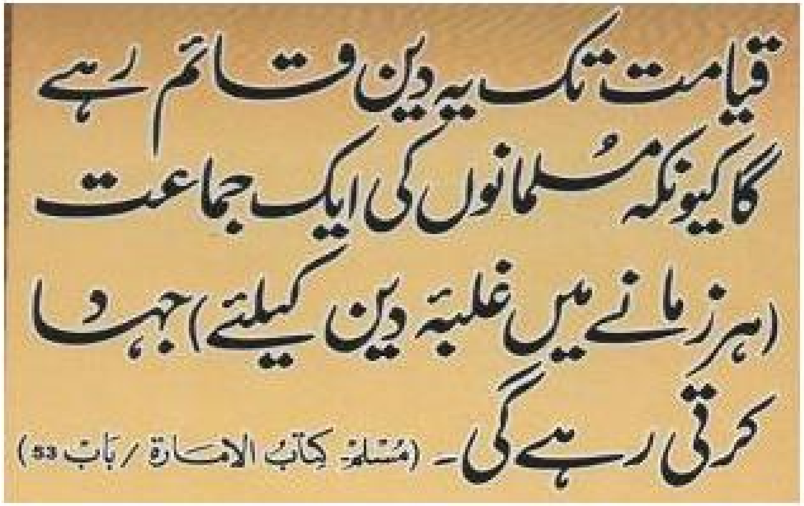

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ